اور امامت کا منصب عطا فرمایا یہ اس دین حنیف کی خصوصیت ہے جس نے ایک بھینگے، لنگڑے، اپاہج اور چپٹی ناک والے سیاہ فام شخص حضرت عطاؒ بن ابی رباح کے سامنے اجلۂ علم وفضل کو سرنگوں کرادیا جن کی وفات کو اہل مدینہ نے "عافیت سے محرومی" سمجھا۔ (ما وجدناہ الا کالعافیۃ) جن کے بارہ میں اسلامی سلطنت کے فرمانروا عبدالملک بن مروان موسم حج میں منادی کراتے تھے کہ عطاء کے علاوہ کوئی اور فتویٰ نہ دے، وہ عطاء جو اہل حرمین کا امام اور فقیہ تھا، اور جنہیں مسلمانوں کے سب سے بڑے پیشوا ابوحنیفہؒ نے اپنے تمام اساتذہ اور شیوخ سے افضل قرار دیا۔ یہ اس روشن محمدی تہذیب اور حنیفی ملت کی داستان ہے، جس کے ایک خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک سیاہ فام لونڈی کی شکایت پر والیٔ مصر ایوب بن شرحبیل کو مامور کیا کہ میرا خط ملتے ہی تم خود سواری کسو، خود روانہ ہو جاؤ اور اپنے سامنے اس کے گھر کی دیوار بلند کرادو۔ گورنر نے جاکر بڑی تلاش کے بعد گمنام لونڈی کا مکان معلوم کیا اور خود اپنی نگرانی میں امیرالمومنین کی خواہش پوری کی ــــ تف ہے اس عقل وخرد پر جو اس روشن اور تابندہ تہذیب کی عصر حاضر کی خونی اور ذلیل تہذیب سے کچھ بھی نسبت قائم کرے۔

—★—

ایک خبر ہے کہ مغربی پاکستان کے صرف ایک شہر لاہور میں ایک ماہ کے اندر پولیس کے علم میں بارہ ہزار جرائم آئے۔ پولیس کی نگاہِ احتساب سے بچنے والے جرائم تو یقیناً لاکھوں سے کم نہ ہوں گے۔ یہ ایک سیاہ تصویر ہے اس معاشرے کی جو بہت تیزی سے تصورِ آخرت سے آزاد اور خشیۂ خداوندی اور ایمان کی دولت سے محروم ہوتا جارہا ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں نہ تو ایمانی اوصاف کو ابھارنے، بھلائیوں کی تلقین اور برائیوں سے روکنے کا خاطر خواہ انتظام ہو اور نہ معاشرہ کو ہلاکت اور تباہی سے بچانے کیلئے اسلامی حدود و تعزیرات کا قیام واہتمام، قانون شکنی، جرائم، طغیانی اور اباحیت کا دور دورہ کیسے نہ ہو۔؟ مخلوط کلبوں، عریانی، ثقافتی تقریبات، سینماؤں، تھیٹروں، اور چلتے پھرتے قحبہ خانوں جیسی صحافت کی بنیادوں پر صالح معاشرہ کب استوار ہو سکا ہے۔؟

ان ظلمتوں میں اونچے ایوانوں سے روشنی کی چمک اگر نمودار ہوتی ہے، تو ہمارے قابلِ احترام سابق چیف جسٹس کارنیلس کے بیانات کی شکل میں جو عیسائی ہوکر کبھی حدود اور تعزیرات اسلام کو معاشرہ کی اصلاح کا واحد ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی اسلامی اقدار کے فروغ کو اس ملک کی تمام مشکلات کا حل۔ سچی بصیرت اور اسلام کی سچائیوں کا راسخ یقین اگر نصیب ہوا تو ایک "کافر" کو جس کے اندر سے اسلام کی روح بول رہی ہے، اپنوں میں سے کتنے ہیں جن کا ظاہر تو مسلمان ہے